

امریکہ کی خاتون رائے دہندگان کیا چاہتی ہیں؟

کبیلی این کون مے

امریکی رائے دہندگان میں نصف سے زیادہ خواتین ہیں اور ۸۰ برس سے زیادہ عرصہ سے انتخابی نتائج پر اثر انداز ہوتی رہی ہیں۔

امریکہ میں ایک عام عورت ہر روز صحیح کو طرح طرح کی ذمہ دار ہیں، تجسس اور فکرمند ہیں کے ساتھ بیدار ہوتی ہے جن میں سے کوئی بھی کہیں کو سیاسی نہیں لیکن وہ سب سیاسی اور حکومتی کارروائیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان میں اس طرح کے امور شامل ہو سکتے ہیں جیسے کہ: کیا میراچ پر اس اسکول میں پڑھ رہا ہے؟ کیا یہ آس پاس کا علاقہ محفوظ ہے؟ اگر میں اپنے کام بدل دوں تو کیا میں محکم کے انشوؤں سے محروم ہو جاؤں گی؟ کیا سوشل سیکورٹی کی رقوم میرے والدین کے مکان کو برقرار رکھنے کے لئے کافی ہیں تاکہ ان کی بچت پر کوئی اثر نہ پڑے؟

۱۹۶۳ سے رائے دہندگی کے مستحق و مددوں میں امریکی خواتین کی اکثریت رہی ہے لیکن ۱۹۸۰ میں ایسا ہوا کہ رائے دہندگی کی مستحق خواتین جنہوں نے واقعی ووٹ بھی ڈالے ان کی فیصد تعداد رائے دہندگی کے مستحق ووٹ ڈالنے والے مردوں کی فیصد تعداد سے بڑھ گئی۔ اس بارے میں اعداد و شمار کے ماہرین کی تمام تاویلات کے باوجود کہ امریکہ میں بھی مددوں سے چند خواتین منتخب ہو گئیں یا وہاں بھی پہنچ پاتی ہیں (امریکہ میں کوئی عورت صدر بھی منتخب کی گئی) آٹھ دہائیوں سے زیادہ عرصے سے خواتین ووٹ انتخابی نتائج پر اثر انداز ہوتی رہی ہیں، صدر کے انتخاب اور پلک پالیسی کی روایتیں قائم کرنے کے معاملے میں براہ راست یا بالواسطہ اثر انداز ہوتی رہی ہیں۔

عورتوں کا رجحان موجود بیداروں خصوصاً موجود صدر کی حمایت میں ہوتا ہے۔ جو موئون انسان کے سامنے ہے اس پر وہ زیادہ محروس کرتی ہیں پہنچت کسی نے اور نامعلوم کی آزمائش کے۔ دراصل دوبارہ صدارت کے لئے منتخب ہونے والے گزشتہ تین صدور کو اپنے دوسرا عہد کے لئے انتخاب میں عورتوں کی پہلے سے زیادہ تائیدی۔ کانگریس (امریکی پارٹیٹ) کے لئے انتخابات میں بھی عورتیں موجود نمائندوں کے حق میں زیادہ نظر آئیں اور ان کے دو تکمیل کے طور طریقے میں مردوں کی پہنچت زیادہ یکسانیت دیکھنے میں آئی۔ یہ جو موجود بیداروں کے دوبارہ انتخاب کا رجحان ہے، بد قسمی سے بھی خاص وجہ ہے ان عورتوں کی ناکامی کی جو متناسبے میں حریف ہوتی ہیں۔ جو غیر ووٹ عورتیں ہیں انہیں سب ہی نظر انداز کرتے ہیں یا استدعا، پارٹیاں، ماہرین اور پیشہ ور شہریوں میں بھی ہوتی ہے ان عورتوں کی جو "رجحان" ہاتھی ہیں یا ایسا "امکان" ہوتا ہے۔ ۲۰۰۳ کے صدارتی انتخاب میں ۱۸ برس اور ۲۳ برس کے درمیان عمر والی نصف سے زیادہ (۵۲.۵ فیصد) عورتوں نے ووٹ نہیں دیئے پھر بھی اس عمر کے گروپ والے مردوں کی پہنچت ان کی تعداد زیادہ تھی۔ ان لوگوں میں سے صرف ۳۰ فیصد نے ووٹ ڈالے۔ عمر کے درمیان سرے والے گروپ کو یہیں تو ۴۵ برس اور ۷۳ برس کے درمیان عمر والی ۲۹ فیصد عورتوں نے ووٹ نہیں ڈالے جبکہ اسی گروپ کے ۲۹ فیصد مردوں نے ووٹ نہیں



کمرے کاٹ، یعنی کیا آپ اس شخص کو آئندہ چار یا آٹھ برس تک اپنے کمرے میں ملی ویجن سیٹ پر دیکھان پسند کریں گی؟ دوسرا سوال زیادہ وجہیدہ ہے جس کے ذریعہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یا عورتیں کسی امیدوار کے ہاتھے میں یہ یقین رکھتی ہیں کہ اس کو ان اقدار کی مگر ہے یا نہیں، اس کے پیش نظر وہ مسائل ہیں جو بھی ان باتوں کا خوف سے بانیں جس کا نہیں ہے۔

۰ کار باری عورتیں: امریکہ میں تقریباً ایک کروڑ ۳ لाख فرموں کی مالک عورتیں ہیں جہاں ایک کروڑ ۲۸ لاکھ امریکی کام کرتے ہیں۔ امریکہ میں ۵۷ فیصد فرموں کی ایسی ہیں جن میں کوئی ملازم نہیں ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عورتوں کی ملکوں کی فیصد فرموں میں صرف یک تقریبی ہیں یا میاں یہودی دونوں کارکن ہوا کرتے ہیں۔ عورتوں کی ملکوں فرموں کی تعداد میں اضافہ یکساں شرح سے جاری ہے جو ساری فرموں کی تعداد میں اضافے کی شرح کی ووگنی ہے۔

- **غیر شادی شدہ خاتمی:** امریکی عورتیں شادی میں تاخیر کرتی چارہ ہیں۔ ایسا اس وجہ سے نہیں ہے کہ ان کے سامنے کوئی اور چارہ نہیں ہے بلکہ یہ ان کے سامنے دوسرا را ہیں ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس وقت ۱۵ برس سے اوپر عمر کی ۴۹ فیصد عورتیں غیر شادی شدہ ہیں اور ان میں صرف سے زیادہ ۵۵ فیصد ۲۳ سال کے درمیان میں بیوی اور بیوی تھے۔

- **اہمیتیں:** کارتوں کی صفت میں شامل ہونے والی عورتوں کی تعداد بڑھتی چارہ ہی ہے اور اسی عورتوں کی تعداد بڑھتی چارہ ہے جن کے پیچے کی پیدائش کی روایتی عمر کے بعد پہنچ پیدا ہو رہے ہیں۔ ۲۰ سے ۳۰ تک اور ۳۰ سے ۴۰ تک دوسری ایضاً عمر کی شادی شدہ بیال بسجے دار عورتوں کا تعداد کم ہو رہا ہے۔

- جو نیز سینٹر ۱۵۰ اور ۲۳۰ برس کے درمیان عمر والی بال پچے دار خانہ نشین عورتیں انتخابات اور طوالت حیات کی طالب ہوتی ہیں، اپنے مسائل کرچا ہو۔ سکونت ادا کا خواستہ سمجھا جاتا ہے۔

- آقیتی خواتین: امریکہ میں بنتے والے تقریباً سو افراد کو اسی سے پر ہوتے ہیں۔

ڈالے۔ وونگ میں عورتوں کے حصہ لینے کی بڑی وجہ بیماری یا مخدوری تھی (۱۹.۸ فیصد) یا بڑی صرفوفیت اور وقت کا لئے میں مشکل تھی (۲.۳ فیصد) کوئی دچپی نہیں (۷.۰ فیصد) اور امیدواروں یا بہم کے مسائل سے دچپی نہیں تھی (۰.۹ فیصد)۔ یہ بات نوٹ کرنے کی ہے کہ آخری دو اساب کے علاوہ ہر دس میں سے نو عورتوں کے وونگ میں حصہ لینے کی وجہ ان کی عدم دچپی کے علاوہ تھی۔ روانی طور پر عورتیں ان مسائل کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہیں جو ان پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کہ سو شیکورتی، صحت عامہ، تعلیم اور مرد عموی مسائل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جیسے کہ جگ اور محیط۔ گزشتہ تین قومی انتخابات (۲۰۰۲، ۲۰۰۳ اور ۲۰۰۴) سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب آسان خانوں میں تغیریں ممکن نہیں ہیں۔

۲۰۰۳ پھر ۲۰۰۶ میں عورتوں نے رائے شماری کے ماہین کو بتایا کہ وہ دوست دیں یا نہ دیں اور دیں تو کے دیں۔ یہ فیصلہ کرنے والے محکمات خواتین کے غیر رہائی امور تھے۔ رائے معلوم کرنے کے آئی سوالات میں وہ ممکنہ امور رکھے گئے تھے۔ ان میں جنگ عراق سب سے بڑی محکم تاثیت ہوئی (۲۲ فیصد) اس کے بعد جو شدت گردی کے خلاف جنگ (۱۵ فیصد)۔ اخلاقی امور خاندانی اقدار اور کام یا محکم ہر ایک اضافہ مرد اور بیوی کی چھ امور میں سے رہا۔ ایک بندس سے آگئیں بڑھ کے۔ میں اور میرے شریک مصطفیٰ یوسف کریم رائے شماری کے تجویز کا ساندھ لیک اس پر تتفق ہیں کہ عورتیں دراصل کیا پاہتی ہیں: امریکی خواتین کسی طرح خاموشی سے سیاسی، نسلی، طبقاتی اور مذہبی خطوط کو مناکر کر ہمارے طرز حیات کو پدھی جا رہی ہیں (فری پریس، ۲۰۰۵)، امریکی خواتین کسی ایک ہی سوال پر بھی دوست نہیں دیتیں بلکہ وہ کوئی قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے بہت سارے خیالات، مسائل، افراد، تصورات اور نظریات پر گورا گلکر کر کی ہیں۔ تھا زع اسکل پرمیڈیا کی توجہ مرکوز ہونے کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ ایکشن کے دن عورتوں کے پیش نظر صرف ایک مسئلہ ہوتا ہے اور اسی سوال پر دوست دینے کی عورتوں کو ترغیب دینے کے لئے خاص طور سے توجہ دینی پڑتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورتوں کی رائے بھی کے طرز سے اس کے بالکل پر گل ظاہر ہوتا ہے۔

ووٹ دینے کے بارے میں یا کسی سیاسی نظام کے بارے میں عورتوں کا راویہ مکمل یکسانیت کا نہیں ہوتا۔ جب ووٹ ڈالنے کا وقت آتا ہے تو ایک عورت ڈیموکرٹیں کو ووٹ دے سکتی ہے تو دوسرا سیدھے سیدھے رہی پہلکن کو ووٹ دے سکتی ہے۔ کوئی تیری عورت "سلام بارا" کا طریقہ اختیار کر سکتی ہے کہ اسے جو بھی سب سے زیادہ سودمند معلوم ہوا ہی منتخب کرے۔ آخر میں جب یہ فیصلہ کرنے کا وقت آتا ہے کہ صدارت کے لئے کسی کی حمایت کی جائے تو خواتین و بڑوں بیانی دی سوال کرتی ہیں "کیا میں اس شخص کو پسند کرتی ہوں؟" کیا وہ شخص مجھے پسند کرتا ہے؟"۔ پہلا سوال تو قدری ہے "رہائش



سنیٹر ہلیری کلنٹن چہے کو اپنی یارک کے
ذگلس گرافن ایلی مینٹری اسکول میں اپنا
ووٹ دالتی کے بعد ایک خاتون کو مبارکباد
دیتے ہوئے، امریکی رائی دھنڈگان میں نصف
سے زائد تعداد خواتین کی ہے۔

جب انہوں نے بالترتیب ۲۰۰۰ اور ۲۰۰۳ میں نامزدگی طلب کی تھی کیونکہ خواتین ووٹروں کی اکثریت تھی۔ ۲۰۰۸ کا انتخابی مقابلہ گزشتہ انتخابات سے مختلف ہے کیونکہ اس ایکشن میں کئی سرفہرست ہیں، ایک خاتون، ایک افریقی امریکی، ایک مورموں اور ایک چہستانی اپنی پارٹی کی طرف سے نامزدگی حاصل کرنے کے لئے پُر اعتماد ہمچنانچہ ہے ہیں۔

پارٹی سے وفاداری صفت پر غالب آجائی ہے جیسا کہ ۲۰۰۷ میں نیزو یک کے سروے سے معلوم ہوا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ ۸۸ فیصد مردوں اور ۸۵ فیصد عورتوں نے کہا کہ اگر ان کی پارٹی نے کسی خاتون کو امیدوار نامزد کیا اور وہ اس عہدے کی الہ ہوئی تو وہ اس کو ووٹ دیں گی لیکن جب ہم وطن شہریوں کے بارے میں رائے ظاہر کرنے کا وقت آتا ہے تو امریکی "خاتون غصہ" کے بارے میں کم پر جوش معلوم ہوتے ہیں۔ صرف ۴۰ فیصد مردوں اور ۵۶ فیصد عورتوں نے ہمچنان کسی خاتون صدر کے لئے تیار ہے۔

جہاں تک اعلان ہے اپنی پارٹی کی طرف سے نامزدگی کے ہوئے کسی پارٹی باصلاحیت افریقی امریکی کو نہ ریاست میں کامیابی درج کی جبکہ وہ نیزو ہمپشاہر میں خواتین کے ووٹ حاصل کرنے میں ووٹ دینے میں کم بھکپڑت معلوم ہوتی ہے۔

فیصلہ غیر قائم اور ریاست میں اپنی شکست ہوتی۔ برینڈا میکلین کنکارا، نیزو ہمپشاہر میں سنیٹر بارک اوباما کے ایک ریالی سے خطاب کے دوران اظہار سرت کرتے ہوئے، اوباما کو ایلوں میں خواتین کی زیادہ تر ووٹ ملے اور انہوں نے عورتوں پر پختی ملروئے میں مدد و فائدہ (۹۳ فیصد) اور ریاست میں اپنی شکست ہوتی۔

ایے کسی امیدوار کی حمایت کریں گے۔ صنف ہی کی طرح شاید ہی کسی ووٹر کو تھک کی افریقی امریکی صدر کے لئے تیار ہے۔ ۵۸ فیصلہ غیر قائم ووٹروں اور خاتون کا خیال ہے کہ ملک کسی ساہ قائم صدر کو تھک کر سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ووٹ مکمل تسلیت والی کا جواب دیتے ہوئے ووٹراپنے دوستوں، الی خاندان یا اپنے لوگوں کے سامنے اپنے روپوں اور رواتوں کا اظہار کرتے ہوئے اپنی پوزیشن کی تحرارت کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کو خنثی بھی رکھتے ہیں جسے وہ "ناقابل قول" یا "غیر مقبول" پوزیشن کہتے ہیں۔ اس سوچ کی ایک وجہ یہ ہے کہ ووٹروں کی رائے پر یہ حقیقت اثرا نداز ہو سکتی ہے کہ ۲۰۰۰ میں ایک ممتاز افریقی امریکی اور ایک ممتاز خاتون امیدوار ہیں۔ کسی افریقی امریکی یا کسی خاتون کی مخالفت کسی امیدوار کی ذات پاپنڈیگی کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ کئی عشروں میں ایسا ہوا ہے کہ صدارت کے لئے مقابلہ بڑی وسعت کا حامل ہے۔ (۸۰ پرسوں میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ نہ موجودہ صدر نائب صدر صدارت کے امیدوار ہیں) ایسے میں ایک بات یقینی ہے کہ عورتیں ہی، جیسا کہ ۱۹۸۰ سے ہوتا آیا ہے کہ ووٹروں کی ایسی اکثریت میں ہو گئی جو آئندہ اول آفس میں ممکن ہونے والے کافیصلہ کریں گی۔



ایک تباہی اقلیتی پاشندے ہیں اور چار ریاستیں اسی ہیں جہاں اقلیتیں ہی اکثریت میں ہیں اور پانچ ریاستوں میں ۲۰۲۵ تک ویسی ہی حالت ہونے کے امکانات ہیں۔ امریکی آبادی پر ہپا نوی آبادی کے سب سے اہم اثرات ہونے کا امکان ہے لیکن ایشیائی امریکی ووٹروں کی تعداد میں اضافے کا جان بھی دیکھنے کے قابل ہے۔

• جزیش وائی عورتیں: لائف نائم ٹیلی ویژن کے لئے پونگ کہنی ایم انکار پور بیڈ اینڈ لیک ریسرچ پارٹریس کی طرف سے کئے جانے والے ایک سروے میں معلوم ہوا کہ جزیش وائی عورتوں (۱۹۷۹ء) کے بعد پیدا ہونے والی اکثریت (۵۳ فیصد) سمجھتی ہے کہ امریکی سیاست میں کوئی تبدیلی لانے کا بہترین طریقہ ووٹ ہے۔ سیاست کے مlaufہ ترقیاً نصف (۳۲ فیصد) جزیش وائی خواتین نے خیال ظاہر کیا کہ دنیا میں کوئی تبدیلی لانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ "وہ جو ہم سے کم خوش قسمت ہیں ان کی وقت یا پیسے سے مدد کی جائے۔" ان کے سامنے دیگر چھ امکانات اور رنگے گئے تھے ان کے متعلق ووٹیض مددے بھی کم نے کہا دیا کرنے کا بہترین طریقہ "سیاست میں سرگرمی" کا ہے۔ ضرورت مندوں کی امداد کے بعد تبریح "اچھا آدمی بننے کا" (۱۶ فیصد) تشدید اور عورتوں پر پختی ملروئے میں مدد (۹ فیصد) ماحول کو محفوظ رکھنے میں مدد (۸ فیصد) "ملک کا دفاع اور فوجی خدمات کے ذریعہ اس کی حفاظت" (۸ فیصد)۔

اگر کوئی عورت برہم ہو کر بھتی ہے "محض سیاست سے نفرت ہے" تو دراصل وہ یہ بھتی ہے کہ اس کو یہ پروانہ نہیں ہے کہ پیلک اسکولوں کے انتظامات کوں کرتا ہے اور وہاں کیا پڑھایا جاتا ہے۔ امریکہ میں صحت عامہ سے کس طرح استفادہ کیا جائے، اس کو کچھ پہنچایا جائے یا ادا گلی کی جائے۔ آیا ملک محفوظ ہے، خوشحال ہے اور عالمی مسابقت کر رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کا اصل مقصد وہ نہیں ہوتا۔ سیاست اور حکمرانی تغیری لانے کے وسائل ہیں لیکن ایسی رائیں نہیں ہیں جن کے ذریعہ خواتین کے ربط ضبط رکھتی ہیں۔

۲۰۰۸ کے صدارتی امیدوار خواتین ووٹروں سے کیا امیدوار کھکھلتے ہیں۔ اس صدارتی انتخاب میں فرق یہ ہے کہ ایک خاتون صدر کے مفروضہ کی نہیں بلکہ اپنی مکمل خاتون صدر کی ہے لعنی لیبری روہ کھشن کی۔

بجٹ کی خاتون صدر کے طور پر یہ بجٹ ہونے کی نہیں ہے بلکہ کب ہونے کی ہے۔

تاہم ماضی کے طور پر یہ سے عیاں ہے کہ عورتیں لازماً عورتوں کو ووٹ نہیں دیتیں۔ اگر دیتیں تو امریکی سینٹر ایلیز بیچ ڈول یا سینٹر کریول مول مولے بران کو اپنی پارٹیوں کی طرف سے نامزدگی ملی ہوتی

مزید معلومات کے لیے:

سنیٹر فار امریکن وومن اینڈ پالیٹکس

<http://www.caew.rutgers.edu/Facts/Elections/PresWatch2008.html>

لیگ آف وومن ووٹرس

http://www.lwv.org/AM/Template.cfm?Section=About_Us

کیلی این کون وے، واٹشن کی پونگ کہنی ایم انکار پور نیٹیڈ / وومن ٹرینڈ کی صدر اور چیف اگزیکیو ۱۹۸۰ء سے آفیسر ہیں۔